Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 21- اگست 1999ء - 8 جمادی الاول 1420 ہجری - 21- ظہور 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 188

رسول اللہؐ کا ایثار

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دفعہ چادر کی سخت ضرورت تھی۔ ایک عورت نے چادر لاکر آپ کو پیش کی جو آپؐ نے قبول فرمائی اور پہن کر تشریف لائے۔ ایک صحابیؓ نے دیکھا تو درخواست کی یا رسولؐ اللہ یہ چادر بہت ہی خوبصورت ہے مجھے عطا فرما دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لے گئے اور وہ چادر اتار کر اسے بھجوا دی۔ دوسرے صحابہ نے اس شخص کو ملامت کی اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس چادر کی ضرورت تھی اور تو یہ بھی جانتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا سوال رد نہیں کرتے۔ اس صحابی نے جواب دیا میں تو برکت حاصل کرنا چاہتا تھا۔ میری خواہش ہے کہ اس چادر میں مجھے کفنایا جائے۔ بعض روایتوں کے مطابق یہ صحابی عبدالرحمان بن عوف تھے اور اسی چادر میں دفنائے گئے۔ (صحیح بخاری کتاب الادب باب حسن الخلق والسخاء)

جلسہ سالانہ برطانیہ 1999ء کے تیسرے دن حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا اختتامی خطاب یکم اگست 1999ء

رفقائے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے حضرت مسیح موعود کی سیرۃ کا تذکرہ

جماعت احمدیہ کا ماٹو محبت سب کے لئے ...... ایسا شاندار ہے کہ اس سے بہتر ماٹو نہیں ہو سکتا: برطانوی وزیراعظم

ایک دن آئے گا کہ قادیان دریائے بیاس تک پھیل جائے گا: حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی

حضرت مسیح موعود نے بکریاں چرانے والے لڑکے کو جوتی اتار کر دے دی اور خود ننگے پاؤں گھر تشریف لے آئے

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

قسط اول

اسلام آباد (برطانیہ) یکم اگست 1999ء جماعت احمدیہ برطانیہ کے 34ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے اور آخری روز سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں رفقائے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے حضرت مسیح موعود کی سیرت بیان فرمائی۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم فیروز عالم صاحب نے کی اس کے بعد اس کا اردو ترجمہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم طارق احمد طاہر صاحب نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام

؎ وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

ترنم سے سنایا۔

برطانوی وزیراعظم کا پیغام

بعد ازاں برطانوی پارلیمنٹ کے رکن محترم ٹونی کورمین صاحب نے برطانیہ کے وزیراعظم مسٹر ٹونی بلیئر کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ مسٹر ٹونی کورمین اسی حلقے سے رکن پارلیمنٹ ہیں۔ جہاں بیت الفضل لندن واقع ہے۔ مسٹر کورمین ڈائس پر تشریف لائے تو انہوں نے پہلے السلام علیکم کہا۔ انہوں نے کہا کہ میں پچھلے نو سال سے اس جلسے میں شامل ہو رہا ہوں پہلے چھ سال میں میں Merton کے علاقے کے پارٹی لیڈر کے طور پر شامل ہوتا رہا۔ مرٹن وہی علاقہ ہے جہاں جماعت احمدیہ برطانیہ کا نیا مرکز اور (بیت الذکر) زیر تعمیر ہے اور اب 3 سال سے میں پٹنی کے علاقے سے جہاں 1924ء سے جماعت احمدیہ کا مرکز اور (بیت الذکر) تعمیر شدہ ہے رکن پارلیمنٹ کے طور پر شامل ہو رہا ہوں۔ اس لحاظ سے میں احمدیوں کا بھی نمائندہ ہوں۔ مسٹر کورمین نے کہا کہ آپ لوگ تو چلے جائیں گے لیکن ہمارا سارا سال جماعت احمدیہ کے افراد کے ساتھ ملنا جلنا رہے گا۔

مسٹر کورمین نے کہا کہ گزشتہ چند سالوں سے میں اسی کوشش میں تھا کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ پر جو مظالم ہو رہے ہیں وہ معاملہ پارلیمنٹ میں اٹھایا جائے۔ اس سال جولائی میں اس میں کامیابی حاصل ہو گئی۔ برطانوی پارلیمنٹ کے ہاؤس آف کامنز میں بحث ہوئی اس میں پاکستان میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور احمدیوں کی حق تلفیوں کے معاملات پر گفتگو ہوئی۔ یہ بات کہی گئی کہ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے ڈیکلریشن پر عمل نہیں ہو رہا اور ہرارے ڈیکلریشن 1991 پر بھی عمل نہیں ہو رہا جس میں مکمل مذہبی آزادی' تمام مذاہب کے لئے' کا عہد کیا گیا ہے۔ فاضل رکن نے کہا کہ ابھی 23 جولائی کو حکومت برطانیہ کے وزیر مملکت برائے پاکستان معاملات نے مجھے خط لکھا ہے کہ آپ نے ہاؤس آف کامنز (دارالعوام) میں احمدیوں کا جو معاملہ پیش کیا تھا اس کو حکومت کی حمایت حاصل ہے۔ اس سال ستمبر میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس منعقدہ نیویارک میں حکومت اس معاملے کو اٹھائے گی۔ اس کے علاوہ اکتوبر میں دولت مشترکہ کانفرنس منعقدہ جنوبی افریقہ میں بھی یہ معاملہ اٹھایا جائے گا۔ برطانوی رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ اس سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ حالات فوراً بہتر ہو جائیں گے بلکہ یہ کہ اس سے عالمی دباؤ بڑھے گا اور اس سے احمدیوں کی پرسیکیوشن کا سلسلہ ختم ہونے میں مدد ملے گی۔

اس مختصر خطاب کے بعد مسٹر کورمین نے برطانوی وزیراعظم عزت مآب ٹونی بلیئر صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس پیغام میں وزیراعظم موصوف نے کہا کہ مجھے اس بات سے بہت ہی خوشی ہے کہ میں احمدیہ جماعت کے جلسہ کے لئے مبارکباد کا پیغام بھیج رہا ہوں۔ مجھے توقع ہے کہ یہ جلسہ روح کی بالیدگی کا باعث اور سب کے لئے مسرت کا باعث بنے گا۔ ہر سال بڑی تعداد میں لوگ اس میں شامل ہوتے ہیں اس سال 17 ہزار (اب تو 21 ہزار) کی تعداد میں لوگ شامل ہو رہے ہیں۔ مختلف ممالک سے جو لوگ یہاں آئے ہیں ان کو اور جماعت احمدیہ کے مقاصد یعنی

مسلسل ص 2 پر

نتیجہ مقابلہ مضمون نویسی سہ ماہی چہارم بعنوان شجاعت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

○ اول۔ محمد شکر اللہ۔ ڈسکہ سیالکوٹ

دوم۔ اورنگ احمد۔ نارتھ کراچی

سوئم۔ محمد محمود خان۔ دارالذکر لاہور

مندرجہ ذیل خدام نے امتیازی نمبر حاصل کئے۔

طیب احمد منصور دارالذکر فیصل آباد۔ آصف الرحمان قمر دارالذکر فیصل آباد۔ ساجد لطیف نارتھ کراچی۔ عطاء القدوس طاہر فیکٹری ایریا حیدر آباد۔ یحییٰ وسیم قریشی نارتھ کراچی۔ نوید احمد نعیم نارتھ کراچی۔ ملک عبدالمومن نارتھ کراچی۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز سب کے لئے مبارک کرے (آمین)

(مہتمم تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نادار اور مستحق افراد کے لئے عطیات کی تحریک

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج کی سہولت میسر رکھتا ہے۔ ہزاروں افراد اس سہولت سے ہر سال استفادہ کرتے ہیں ملک میں مہنگائی کے تناظر میں اب علاج معالجہ کے اخراجات برداشت کرنا بہتوں کے بس سے باہر ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے مقابل پر ادویہ کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ اس وجہ سے یہ سہولت میسر رکھنے میں مشکل درپیش ہے۔

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ وہ نادار مریضان کی مد میں اپنے عطایا پیش کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ اور دکھی لوگوں کی جسمانی راحت کے سامان بہم کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ امید ہے احباب اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال - ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر - عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر نمبر 71

خدا آگ کو گلزار کردے گا

ایک صاحب نے حضرت مسیح موعود سے دریافت کیا کہ اگر دشمن آپ کو آگ میں ڈال دیں تو کیا اللہ تعالیٰ آپ کے لئے بھی آگ کو گلزار کردے گا؟

حضور نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا:۔
"اول تو اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کردے گا کہ ہمیں آگ میں پڑنے سے بچالے گا۔ یہ بھی اس خدا کی قدرت اور اس کا معجزہ ہی ہو گا کہ دشمن ہمیں آگ میں ڈالنا چاہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں بچالے اور اگر دشمن ہمیں آگ میں ڈال ہی دیں

تو اللہ تعالیٰ میرے لئے بھی آگ کو گلزار کردے گا"۔

(الحکم 7- فروری 1937ء صفحہ 3- روایت حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی)

ترے مکروں سے اے جاہل مرا نقصان نہیں ہرگز
کہ یہ جاں آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے

(المسیح الموعود)

غضِ بصر میں کمال

حضرت شیخ محمد نصیب صاحب (بیعت ستمبر 1897ء وفات 27- اپریل 1959ء) کا چشمدید بیان۔ آپ حضرت مسیح موعود سے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔
"غض بصر میں تو آپ کو کمال حاصل تھا مگر جبلّی طور پر نہ کہ تصنع سے۔ باوجود آنکھیں نہایت صاف اور موٹی موٹی ہونے کے کھلی نہ رہتی تھیں بلکہ بند معلوم ہوتی تھیں جہاں اب حضرت نواب صاحب کا مکان ہے۔ لاہور سے ایک فوٹو گرافر غالباً شنکر داس نام ساکن انار کلی لاہور تبلیغی غرض سے حضرت اقدس کا فوٹو لینے آیا وہ بہتیرا عرض کرے کہ حضرت آنکھیں کھول کر رکھیں تا فوٹو اچھا آئے۔ آپ تکلف سے آنکھیں کھول لیتے مگر معاً پھر قدرتی حالت پر آ جاتیں جیسا کہ فوٹو سے ظاہر ہے چونکہ اوپر کے چھپر بند رہتے تھے اس لئے آپ کی آنکھ پر ایک نہایت سرخ رنگ کا تل دکھائی دیا کرتا تھا جو نہایت خوبصورت لگتا"۔

(الحکم 14-21- دسمبر 1938ء)

عہد ناموریت کا یہ پہلا فوٹو وسط 1899ء میں لیا گیا تھا اور لاہور سے فوٹو گرافر کے لانے اور فوٹو کی طباعت کا انتظام حضرت میاں معراج دین صاحب عمر نے کیا جو لاہور کی مشہور عالم میاں فیملی کے پہلے احمدی تھے جنہیں 16- جولائی 1891ء کو حضرت امام الزمان کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل ہوا نہایت بلند پایہ مصنف، محقق اور انشا پرداز تھے۔ 28- جولائی 1940ء کو آپ نے انتقال کیا۔

پروفیسر عبداللہ کو نرمی کا ارشاد اور اس کا جواب

"کسی نے حضور کی خدمت اقدس میں شکایت کی میاں عبداللہ پروفیسر حضور کے مخالفین سے سختی کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ حضور نے انہیں ہدایت فرمائی کہ اگر کوئی شخص ہمیں برا کہے تو آپ سختی نہ کیا کریں۔ انہوں نے یہ جواب دیا کہ آپ کے آقا (محمد رسول اللہ ﷺ) کو کوئی گالی دے تو آپ دم نہیں لیتے

جب تک اس کا بیڑا غرق کرالیں اور میرے آقا کو جو گالی دے اس کے لئے آپ نرمی کی ہدایت فرماتے ہیں۔ حضرت اقدس مسکرا کر خاموش ہو گئے"

(الحکم 14- دسمبر 1938ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 1

رواداری اور ہمدردی ان سب کو ہماری حمایت حاصل ہے۔ کوسووو میں جماعت نے امدادی مہم چلائی۔ حکومت برطانیہ نے حالات کو بہتر بنانے میں حصہ لیا۔ اس بارے میں حکومت برطانیہ کا مؤقف بھی رواداری اور انسانی ہمدردی پر منحصر ہے۔ جماعت احمدیہ کا ماٹو "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" ایسا شاندار ہے کہ کسی کا اس سے بہتر ماٹو نہیں ہو سکتا۔ یہ چند ایام دلچسپی اور شوق سے گزاریں۔ اس سے جماعت احمدیہ کے اس مثبت اور نتیجہ خیز کردار کو جو اس ملک میں انہوں نے دکھایا ہے۔ اس کو تقویت ملے گی۔

آپ کا مخلص
ٹونی بلیئر
وزیر اعظم برطانیہ

آخر میں جناب ٹونی کورمین صاحب نے اپنی طرف سے اپنے بیوی بچوں کی طرف سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ یہاں آکر ہمیں خوشی اور مسرت حاصل ہوئی ہے۔

خطاب حضور ایدہ اللہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج میں حضرت مسیح موعود کی سیرت طیبہ کا مضمون بیان کروں گا۔ یہ عام روش سے ذرا ہٹ کر ہو گا حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ مضمون بیان کرنے کا خیال مجھے اس وقت پیدا ہوا جب میں نے 12 کی تعداد میں رجسٹر روایات پڑھے۔ اور میں نے محسوس کیا کہ رفقاء حضرت مسیح موعود کی جو روایتیں ہیں ان میں زبان کی خامیاں تو ہو سکتی ہیں۔ لیکن جذبات اور اخلاص کی کوئی خامی نہیں۔ حضرت مسیح موعود کے رفقاء کی زبان میں بیان کردہ واقعات کو جب میں نے اکٹھا کیا تو بہت لمبا سلسلہ ہو گیا۔ پھر میں نے اس کا اختصار کیا۔ اب سوال یہ تھا کہ زیادہ حصہ کاٹتے تھے۔ تو ربط قائم نہ رہتا تھا۔ اس مجبوری کے تحت کم سے کم الفاظ اپنے استعمال کئے ہیں ورنہ اصل الفاظ تو (رفقاء) ہی کے ہیں۔

حضرت عزیز دین شیخ صاحب سکنہ ٹی لاہور

ان کی ولادت 1857ء کی ہے۔ انہوں نے سنا کہ قادیان میں ایک شخص خود کو مجدد کہتا ہے۔ 1889ء میں یہ قادیان گئے اور ایمان لے آئے مگر باضابطہ بیعت 1892ء میں کی۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود نے ایک بار فرمایا کہ میں بڑ کے درخت کے نیچے بڑے بڑے مکانات دیکھتا ہوں۔ یہ شہر دریائے بیاس تک پھیل گیا ہے۔ قادیان کے بازاروں میں بڑے بڑے سیٹھ جواہرات رکھے بیٹھے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا امید ہے کہ یہ روایت اپنے وقت پر پوری ہو گی۔ اور قادیان بیاس تک پھیل جائے گا۔ ان کی روایت ہے کہ ان کو مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب پر بڑا اعتماد تھا۔ یہ کہتے ہیں کہ میں ان کی بڑی خدمت کرتا تھا۔ ہمارے علاقے کا چوہدری ماجھی خان بھی مولوی صاحب کی بہت خدمت کرتا تھا۔ میں مولوی محمد حسین کو ملا تو وہ قصاب کی دکان پر گوشت خرید رہے تھے۔ مجھے دیکھ کر بڑے خوش ہوئے اور پاؤ بھر گوشت میرے لئے اور لے لیا۔ میں نے کہا کہ میں قادیان جاؤں گا۔ مولوی صاحب نے کہا ہرگز نہ جانا وہاں تو دکانداری بنائی ہوئی ہے۔ میں نے کہا خواہ دکانداری ہو' جانا ضرور ہے۔ پھر مولوی محمد حسین نے کہا کہ اچھا جاؤ مگر بیعت میں شامل نہ ہو جا۔ اور ان کی روٹی نہ کھانا۔ مولوی صاحب نے پراٹھے پکوا کر قیمہ رکھ کر ساتھ دے دیا کہا کہ آنکھیں بھی نہ ملانا۔ میں نے کہا میں آنکھیں نیچے رکھوں گا۔ ساری رات مولوی محمد حسین مجھے کہتا رہا کہ نہ جاؤ۔

یہ بتاتے ہیں کہ میں روانہ ہوا۔ نہر پر پہنچا تو مجھے بھوک لگی ہوئی تھی۔ ایک پراٹھا میں نے وہیں کھالیا۔ باقی باندھ لیا۔ قادیان پہنچا۔ حضرت صاحب کی خدمت میں مولوی محمد حسین کی باتیں عرض کیں۔ حضور ہنسے۔ میں نے بیعت کر لی۔ واپس بٹالے گیا تو میں نے بتایا کہ میں نے بیعت کر لی ہے۔ مولوی محمد حسین نے کہا کہ بہت خراب کام کیا ہے۔ مولوی محمد حسین نے کہا کہ اب میں فتوے کا انتظام کرتا ہوں۔

روایت حضرت خلیفہ نورالدین جمونی صاحب

آپ 1852ء میں پیدا ہوئے۔ اولین رفقاء میں سے تھے۔ حضرت خلیفہ اول کے شاگرد تھے۔ 10-12 سال ان کے ساتھ رہے۔ حضرت مسیح موعود سفر دہلی سے واپس آئے تو انہوں نے بیعت کی۔ یہ بتاتے ہیں کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نے خود فی الفور بیعت کر لی مگر مجھے کہا کہ ابھی نہ کریں عبدالواحد غزنوی کو سمجھائیں۔ اگر آپ نے بھی بیعت کر لی تو وہ نہ کرے گا۔ جب غزنوی کو سمجھایا تو اس نے کہا کہ ایک مولوی کو خدا نے خواب میں کہا ہے کہ "مرزا صاحب کافر ہیں۔" میں نے سوچا کہ اس کا خدا بڑا بزدل ہے کافر بھی کہہ رہا ہے اور "مرزا صاحب" بھی کہہ رہا ہے۔

روایت حضرت خیرالدین سیکھوانی صاحب

ان کی ولادت 1869ء کی ہے۔ 23 نومبر 1889ء کو بیعت کی۔ آئینہ کمالات اسلام میں جلسہ 1892ء کے رفقاء کی فہرست میں آپ کا نام 198 ویں نمبر پر ہے۔ 313 کبار رفقاء میں آپ کا نمبر 31 ہے۔ منارۃ المسیح پر مالی قربانی کرنے والوں میں آپ کا نام بھی کندہ ہے۔ تقسیم ملک کے بعد جہلم میں ریل گاڑی کے حادثہ میں 80 سال کی عمر میں وفات پائی۔

جوتی اتار کردے دی

آپ کی روایت ہے کہ ایک روز حضرت مسیح موعود سیر کو جا رہے تھے۔ راستے میں بکریاں چرانے والا ایک لڑکا ملا۔ اس کے پاؤں ننگے تھے۔ حضور نے فرمایا ننگے پاؤں تمہیں کانٹے نہیں چبھتے۔ لڑکے نے کہا کہ میرے پاس جوتی نہیں۔ میرا باپ غریب ہے مجھے خرید کر نہیں دے سکتا۔ حضور نے یہ بات سن کر اپنی جوتی کا ایک پاؤں اتارا اور اسے کہا کہ پہنو۔ مگر وہ نہ مانا۔ حضور نے اصرار کر کے اسے پہنایا۔ جب اس نے پہن لیا تو آپ نے فرمایا یہ تو پاؤں میں ٹھیک آگیا ہے۔ پھر اپنے دوسرے پاؤں سے جوتی اتاری اور اسے پھر اصرار سے پہنائی دوسرا پاؤں بھی اسے ٹھیک آگیا تو بہت خوش ہوئے کہ جوتی ٹھیک آگئی ہے۔ اور آپ خود ننگے پاؤں واپس روانہ ہو گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم امین احمد تنویر صاحب

خلافت احمدیہ کے ساتھ جماعت کی محبت اور بے مثال فدائیت

یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا کی کسی قوم کی فلاح اور کامیابی کی ضمانت صرف اور صرف اس کی اجتماعیت اور شیرازہ بندی میں مضمر ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اجتماعیت اور شیرازہ بندی کا تصور ایک واجب الاطاعت امام کے بغیر ناممکن ہے کوئی قوم حقیقت میں قوم نہیں کہلا سکتی اور کوئی جماعت جماعت کہلانے کی حقدار نہیں جب تک کہ وہ سب ایک ہاتھ پر اکٹھے نہ ہو جائیں جب تک کہ ان کا کوئی واجب الاطاعت امام نہ ہو ہاں وہ امام جس کی ہر حرکت پر ساری قوم حرکت کرنے لگ جائے جس کی ہر آواز پر جماعت اپنا سب کچھ نچھاور کرنے کے لئے تیار ہو جائے وہ امام جس کی اطاعت کو افراد جماعت اپنے لئے آب حیات سمجھیں جس کے ساتھ وابستگی کو وہ اپنے لئے پیام زندگی یقین کریں۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ایسے امام کا تصور اس وقت تک ناممکن ہے جب تک کہ خدا کا قوی ہاتھ خود ایسے شخص کو قائم نہ فرمائے پس آج دنیا کے پردے پر وہ خوش نصیب جماعت صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے خود اپنے ہاتھ سے نظام خلافت کو قائم فرمایا ہے اور یہ بھی خدا کا سراسر فضل اور احسان ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد کو وہ احساس اور شعور بھی عطا فرمایا ہے کہ وابستگی امام اور اطاعت خلافت کے بغیر وہ ایک لمحے کے لئے بھی جینے کا تصور نہیں کر سکتے خلافت کے ساتھ یہی وابستگی اور محبت ہے جو جماعت کی کامیابی اور غلبہ کی ضمانت ہے۔

بیعت بک جانے کا نام ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

"اگر تم میری بیعت ہی کرنا چاہتے ہو تو سن لو۔ بیعت بک جانے کا نام ہے۔ ایک دفعہ حضرت نے (حضرت مسیح موعود) مجھے اشارۃً فرمایا کہ وطن کا خیال بھی نہ کرنا سو اس کے بعد میری ساری عزت اور سارا خیال انہی سے وابستہ ہو گیا اور میں نے کبھی وطن کا خیال تک نہیں کیا پس بیعت کرنا ایک مشکل امر ہے۔ ایک شخص دوسرے کے لئے اپنی حریت اور بلند پروازیوں کو چھوڑ دیتا ہے۔"

(بدر 2۔ جون 1908ء)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ خواہ تم کتنے ہی عقلمند اور مدبر ہو اپنی تدابیر اور عقلوں پر چل کر دین کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے جب تک تمہاری عقلیں اور تدبیریں خلافت کے ماتحت نہ ہوں اور تم امام کے پیچھے پیچھے نہ چلو ہرگز اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت تم حاصل نہیں کر سکتے۔

پس اگر تم خدا تعالیٰ کی نصرت چاہتے ہو تو یاد رکھو اس کا کوئی ذریعہ نہیں سوائے اس کے کہ تمہارا اٹھنا بیٹھنا۔ کھڑا ہونا چلنا اور تمہارا بولنا اور خاموش ہونا میرے ماتحت ہو۔"

(الفضل 4۔ ستمبر 1927ء)

ایمان اطاعت کا نام ہے

پھر آپ یوں فرماتے ہیں۔

"ایمان نام ہے اس بات کا کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ نمائندہ کی زبان سے جو بھی آواز بلند ہو اس کی اطاعت و فرمانبرداری کی جائے...... ہزار دفعہ کوئی شخص کہے کہ میں مسیح موعود پر ایمان لاتا ہوں ہزار دفعہ کوئی کہے کہ میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں خدا کے حضور اس کے دعوؤں کی کوئی قیمت نہ ہو گی جب تک وہ شخص اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دیتا جس کے ذریعہ خدا اس زمانے میں (دین) قائم کرنا چاہتا ہے جب تک جماعت کا ہر شخص...... اس کی اطاعت میں اپنی زندگی کا ہر لحہ بسر نہیں کرتا اس وقت تک وہ کسی قسم کی فضیلت اور بڑائی کا حقدار نہیں ہو سکتا۔"

(الفضل 15۔ نومبر 1946ء ص 4)

جماعت احمدیہ نے اطاعت فدائیت اور وابستگی خلافت میں دنیا کے سامنے ایک مثالی نمونہ پیش کیا ہے کوئی بھی تو ایسی تحریک نہیں جس پر جماعت نے والہانہ لبیک نہ کہا ہو خواہ وہ وقت اور عزت کی قربانی کی تحریک ہو یا جان و مال کی قربانی کی تحریک چند مثالیں اس مضمون میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

فوراً پہنچ جائیں

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی بیان کرتے ہیں:۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے عہد سعادت میں جب میں لاہور میں مقیم تھا تو حضور کی طرف سے مجھے ارشاد پہنچا کہ آپ فوراً زیرہ پہنچ جائیں وہاں کے احمدیوں نے درخواست کی ہے اور آپ کو بلایا ہے جب یہ حکم پہنچا تو میں اسہال کی وجہ سے سخت بیمار اور بہت کمزور تھا گھر والوں نے بھی کہا کہ آپ زیادہ بیمار ہیں اس حالت میں سفر خطرناک ہے لیکن میں نے تعمیل ارشاد میں توقف کرنا مناسب نہ سمجھا اور فوراً سفر پر روانہ ہو گیا۔

(حیات قدسی جلد چہارم ص 59)

میں تو حاضر ہوں

حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب اپنے بزرگ والد حضرت چوہدری نصراللہ خان صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں۔

خلافت ثانیہ کا عہد شروع ہونے کے کچھ عرصہ بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے والد صاحب سے فرمایا کہ آپ دین کی خدمت کے لئے کب وقف کریں گے؟ والد صاحب نے عرض کیا کہ میں تو حاضر ہوں جب حضور حکم دیں وکالت ترک کر کے حضور کی خدمت میں آ جاؤں چنانچہ آپ نے اپریل 1917ء میں وکالت کی پریکٹس ختم کر دی اور چند ماہ بعد قادیان میں مستقل رہائش اختیار کر لی۔

(رفقاء احمد جلد 11 صفحہ 73)

دشمن بھی حیرت زدہ ہو گیا

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب کو حضرت چوہدری نصراللہ خان صاحب کے ساتھ شدھی کے کارزار میں شرکت کا موقعہ ملا حضرت شیخ صاحب ان کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ جب یو پی اور ریاست بھرتپور وغیرہ میں شدھی کی تحریک زوروں پر ہوئی اور اکرن کے متعلق حکام ریاست کی زبردستیوں کی شکایات پہنچیں تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خاکسار عرفانی کو اس میدان میں اترنے کا حکم دیا حضرت چوہدری صاحب کو بھی اس معرکہ میں شریک ہونے کا حکم مل گیا چوہدری صاحب باوجودیکہ نحیف الجثہ تھے اور ساری عمر کا آخری حصہ اور یوپی کی خوفناک گرمی کے ایام مگر وہ مجھ سے زیادہ ہمت اور حوصلہ کے ساتھ میرے شریک کار ہوئے میں اس زمانہ کو کبھی نہیں بھول سکتا چوہدری صاحب کی زندگی کا مطالعہ کرنے کا مجھے کافی موقعہ ملا ہم کو بعض اوقات مشورہ دیا گیا کہ اکرن میں نہ ٹھہریں مگر ہم نے فیصلہ کر لیا کہ ہم اس کو نہیں چھوڑیں گے چنانچہ ہمارا ڈیرہ اکرن میں تھا پانی کی تکلیف اور گرمی کی شدت رہنے کو جگہ نہیں چاروں طرف دشمنوں کا حلقہ اور حکام ریاست ان کے مددگار مگر خدا شاہد ہے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ ہم اکرن کے مقام پر اس طرح ڈٹے ہوئے تھے کہ حکام کو بھی حیرت ہوتی تھی۔

(رفقاء احمد جلد 11 صفحہ 161، 160)

غیر مشروط اطاعت

حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب تحدیث نعمت میں ایک جگہ لکھتے ہیں "ہمارا کام امام کی اطاعت ہے اور غیر مشروط اور مکمل اطاعت" اور یہی چیز جماعت کو دن دونی رات چوگنی ترقیات سے سرفراز کرتی چلی جا رہی ہے چوہدری صاحب کا اپنا اسوہ بھی یہی تھا ایک چھوٹا سا واقعہ پیش ہے کہ حضرت صاحب کی طرف سے امیر جماعت لاہور کو حکم ملا کہ احمدیہ ہوسٹل میں رہنے والے طلباء کے ساتھ فوراً قادیان پہنچیں کیونکہ وہاں نوجوانوں کی ضرورت ہے فوراً روانہ ہو گئے بٹالہ پہنچ کر دوستوں نے کہا رات کا وقت ہے سحری کے وقت تک انتظار کر لیں صبح سویرے روانہ ہو کر بروقت قادیان پہنچ جائیں گے چوہدری صاحب نے کہا "حکم یہ ہے کہ فوراً قادیان پہنچیں اس میں تاخیر کی کوئی گنجائش نہیں" اور اپنے ساتھیوں سمیت قادیان کی طرف پا پیادہ روانہ ہو گئے اور جا کر ڈیوٹی کے لئے رپورٹ کر دی اس اسوہ سے ان کے ساتھیوں کو بھی تنبیہہ ہو گئی کہ امام کے حکم کی تعمیل میں ذرا سی تاخیر بھی روا نہیں رکھنی چاہئے۔

ٹھہرے رہو

قیام پاکستان کے وقت وہ مسلمان جنہوں نے قادیان میں آ کر پناہ لی ان کی اور اہل قادیان کی حفاظت اور سلسلہ کے وقار کی خاطر امام وقت نے یہ حکم دیا کہ کچھ احمدی اپنے مکانوں میں ٹھہرے رہیں اس موقعہ پر بہت سے احمدیوں نے حملے کی یقینی خبر پانے کے باوجود امام کی اطاعت میں اپنی جانوں کو تو قربان کر دیا لیکن ان گھروں کو نہیں چھوڑا جن میں ٹھہرے رہنے کا حکم ملا تھا۔

جب 1953ء میں احمدیت کے خلاف ہونے والے واقعات میں یہی حکم دوبارہ ملا تو خدا کے فضل سے جماعت نے پھر اسی نمونہ کو دہرایا۔

راولپنڈی میں بعض سرکاری افسران نے ہمارے احمدی ملازمین کو یہ پیشکش کی کہ وہ ان کی حفاظت کے لئے ایک محفوظ کیمپ قائم کرا دیتے ہیں مگر انہوں نے کہا کہ وہ اپنے آقا کے حکم کی تعمیل میں اپنے اپنے گھروں میں مرجانا منظور کر سکتے ہیں مگر کیمپ میں جانا منظور نہیں کر سکتے۔

(تاریخ احمدیت جلد 16 صفحہ 221)

رُخ پلٹ گیا

پنجاب کے اسی ہنگامے میں جماعت کی بعض احمدی مستورات نے اطاعت امام میں [illegible] و استقلال کا جو قابل رشک نمونہ دکھایا ناممکن ہے کہ تاریخ احمدیت میں اسے فراموش کیا جا سکے۔

دو جگہوں پر احمدی مستورات اکیلی تھیں کہ بہت بڑا ہجوم حملہ آور ہوا اور قتل و غارت کی دھمکی دی مگر اندر سے صرف ایک ہی آواز آئی اور وہ یہ کہ ہم اپنے آقا کے حکم کے ماتحت گھر میں رہیں گے احمدیت کو نہیں چھوڑیں گے خواہ ہمیں قتل کر دیا جائے یا ہمارا سامان لوٹ لیا جائے اس آواز میں کچھ ایسا اثر تھا کہ ہجوم کا رخ پلٹ گیا اور شرپسند لوگ واپس چلے گئے۔

اطاعت امام کے یہ وہ دلآفریں نظارے ہیں کہ جن کو دیکھ کر جماعت احمدیہ کے ایک شدید مخالف مولوی ظفر علی خان کو بھی کہنا پڑا مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے ایک اشارے پر اس کے پاؤں میں نچھاور کرنے کو تیار ہے تمہارے پاس کیا ہے گالیاں اور بدزبانی تف ہے تمہاری غداری پر۔

(ایک خوفناک سازش صفحہ 195۔ 197)

اطاعت صرف اس بات کا نام نہیں کہ حکم ہوا تو مان لیا بلکہ اطاعت تو نام ہے جذبات کی قربانی کا اطاعت نام ہے اپنے آپ کو اپنے مطاع کی آواز پر بیچ ڈالنے کا اطاعت نام ہے اپنا سب کچھ اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امام پر نچھاور کردینے کا۔

اطاعت کی روح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"کیونکہ اطاعت کا مادہ نظام کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا پس جب بھی خلافت ہو گی اطاعت رسول بھی ہو گی کیونکہ اطاعت رسول یہ نہیں کہ نماز پڑھو یا روزے رکھو' یا حج کرو یہ تو خدا کے احکام کی اطاعت ہے اطاعت رسول یہ ہے کہ جب وہ کہے کہ اب نمازوں پر زور دینے کا وقت ہے تو سب لوگ نمازوں پر زور دینا شروع کر دیں اور جب وہ کہے کہ اب زکوٰۃ اور چندوں کی ضرورت ہے تو وہ زکوٰۃ اور چندوں پر زور دینا شروع کر دیں اور جب وہ کہے کہ اب جانی قربانی کی ضرورت ہے یا وطن کو قربان کرنے کی ضرورت تو وہ جانیں اور اپنے وطن قربان کرنے (چھوڑنے) کے لئے کھڑے ہو جائیں۔

(تفسیر کبیر جلد 5 جز اول تفسیر سورۃ نور ص 370)

ساڑھے تیرہ روپے

بیت الفضل لندن کے سلسلہ میں چندہ کے لئے تحریک کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اطاعت اور قربانی کے جوش کی مثال بیان فرماتے ہوئے فرمایا۔

یہاں تو بچوں میں اتنا جوش ہے جس کی حد نہیں۔ ایک بچہ نے جو کسی امیر کا لڑکا نہیں بلکہ ہاتھ سے محنت کرنے والے مزدور کا لڑکا ہے اس نے ساڑھے تیرہ روپے مجھے دیئے اور بتایا کہ میرے والد جو پیسے مجھے خرچ کے لئے دیتے رہے ہیں وہ میں جمع کرتا رہا ہوں۔ جس کی مجموعی رقم یہ ہے جو میں (بیت الذکر) کے لئے دیتا ہوں۔ خدا جانے اس کے دل میں کیا کیا جوش ہوں گے اور اس روپیہ سے کیا کیا کام لینے چاہتا ہو گا لیکن اس نے اپنے اس مقصد پر جو تین چار سال سے اس کے ذہن میں تھا اور جس کے لئے وہ پیسہ پیسہ جمع کر رہا تھا چھری پھیر دی یہ ایک اعلیٰ درجہ کے جوش اور ہمت کی بات ہے۔

(انوار العلوم جلد 5 صفحہ 20)

قرض ادا ہو گیا

31-1930ء کا سال جماعت احمدیہ کے لئے بڑی تنگی کا سال تھا جس میں تقریباً اڑتالیس ہزار قرض تھا جو اکتوبر 1931ء میں بہتّر ہزار کے قریب جا پہنچا اس کے علاوہ کچھ اور قرضے بھی تھے جس پر حضور نے جماعت کو تحریک فرمائی کہ ایسی کوشش کی جائے کہ پچھلا قرضہ بے باق ہو جائے چنانچہ جماعت نے تین ماہ کے اندر اندر چندہ خاص کے سمیت قریباً پونے دو لاکھ روپیہ اپنے مقدس آقا کے حضور پیش کر دیئے جس پر سیدنا نے 13- مئی 1932ء کو اظہار خوشنودی کرتے ہوئے فرمایا۔

"آج میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے اظہار اور تحدیث نعمت کے طور پر یہ اعلان کرنے کے قابل ہوا ہوں کہ جبکہ پچھلے مالی سال کے شروع میں 48000 ہزار کے بلوں کے علاوہ اور بھی قرض تھا یہ سال جب ختم ہوا تو بجائے قرضہ کے قریباً ڈیڑھ ہزار انجمن کے خزانہ میں جمع تھا گویا جماعت نے پونے دو لاکھ کی رقم جمع کرنی تھی اور ایسی حالت میں جمع کرنی تھی کہ بیشتر حصہ مالی لحاظ سے مفلوج ہو رہا تھا حتیٰ کہ بڑی بڑی حکومتیں قرضے لینے پر مجبور ہو رہی تھیں۔

(الفضل 19- مئی 1932ء)

تحریک شدھی کا مقابلہ

جب شدھی کی تحریک کے ذریعہ سے مسلمانوں کو مرتد کرنے کا پروگرام بنایا گیا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ساری معلومات حاصل کرنے کے بعد 7- مارچ 1923ء کو اعلان فرمایا کہ جماعت احمدیہ اس فتنہ کے خلاف جہاد کا علم بلند کرنے کی غرض سے ہر قربانی کے لئے تیار ہو جائے۔

پھر 9- مارچ 1923ء کو خطبہ جمعہ میں یہ تحریک فرمائی کہ فتنہ ارتداد کے مٹانے کے لئے فی الحال ڈیڑھ سو (150) احمدی سرفروشوں کی ضرورت ہے اس ڈیڑھ سو میں سے ہر ایک کو فی الحال تین مہینہ کے لئے زندگی وقف کرنی ہو گی ہم ان کو ایک پیسہ بھی خرچ کے لئے نہ دیں گے۔

اس پر جماعت نے انتہائی والہانہ رنگ میں لبیک کہا اور ڈیڑھ ہزار (1500) افراد نے اپنی آنریری خدمات حضور کی خدمت میں پیش کر دیں اس قربانی کے لئے آگے آنے والے ہر طبقہ کے لوگ تھے حتیٰ کہ مستورات اور بچوں تک نے اس جہاد کے لئے اپنا نام پیش کر دیا۔

جن لوگوں کو اس میدان جہاد میں بھیجا گیا انہیں سخت مجاہدہ کرنا پڑا تیز چلچلاتی دھوپ میں کئی کئی میل روزانہ پیدل سفر کرنے پڑے بعض اوقات کھانا تو الگ رہا ان کو پانی بھی نہ مل سکتا کھانے کے وقت بُھنے ہوئے چنے کھا کر پانی پی کر گزارہ بھی کرتے رہے اگر سامان میسر آتا تو آٹے میں نمک ڈال کر اپنے ہاتھوں سے روٹی پکا کر کھا لیتے رات کو جہاں جگہ ملتی سو جاتے ان علاقوں میں ڈٹے رہے جہاں یہ کہا جاتا تھا کہ بہت خطرہ ہے اور جس مشن پر خلیفہ وقت نے بھیجا تھا اس کے راستے میں آنے والی کسی بھی مشکل اور تکلیف کی پرواہ نہیں کی۔

میرا اثاثہ

جماعت کی یہی اطاعت خلافت سے عشق اور بے مثال فدائیت ہی ہے جس کا ذکر حضرت مصلح موعود یوں فرماتے ہیں۔

"خدا نے مجھے وہ تلواریں بخشی ہیں جو کفر کو لحظہ میں کاٹ کر رکھ دیتی ہیں خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کے لئے تیار ہیں میں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کے لئے تیار ہیں میں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لئے کہوں تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرا دیں میں انہیں جلتے ہوئے تندوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے ہوئے تندوروں میں کود کر دکھا دیں اگر خودکشی حرام نہ ہوتی اگر خودکشی (دین) میں ناجائز نہ ہوتی تو میں اسی وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ جماعت کے سو آدمیوں کو میں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہونے کا حکم دیتا اور سو آدمی اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مر جاتا خدا نے ہمیں (دین) کی تائید کے لئے کھڑا کیا ہے خدا نے ہمیں محمد رسول اللہ کا نام بلند کرنے کے لئے کھڑا کیا ہے۔

(الفضل 18- فروری 1958ء)

آخر پر حضرت مصلح موعود کی ایک نصیحت ملاحظہ ہو جس سے پتہ چلتا ہے ہمیں اپنی حفاظت اور بقا کے لئے خلافت سے وابستگی کس قدر ضروری ہے۔

ترقی کا راز

"تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہو گا لیکن اگر تم اس حقیقت کو سمجھے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی....... بے شک افراد مریں گے مشکلات آئیں گی تکلیفیں پہنچیں گی مگر جماعت کبھی تباہ نہ ہو گی بلکہ دن بدن بڑھے گی اور اس وقت تم میں سے کسی کا مرنا ایسا ہی ہو گا جیسا کہ مشہور ہے کہ ایک دیو کٹتا ہے تو ہزاروں پیدا ہو جاتے ہیں تم میں سے اگر ایک مارا جائے گا تو اس کی بجائے ہزاروں اس کے خون کے قطروں سے پیدا ہو جائیں گے۔

(درس القرآن ص 173 از حضرت مصلح موعود)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

واقفین نو کی خبریں

زیارت ربوہ واقفین نو
چک 98/ش ضلع سرگودھا

○ مورخہ 30- جون 99ء کو واقفین نو چک نمبر 98 شمالی ضلع سرگودھا کا ایک وفد مکرم احسان اللہ مانگٹ مربی سلسلہ اور مکرم اویس احمد بسرا سیکرٹری وقف نو کے ہمراہ ربوہ پہنچا۔ اس وفد میں 18 بچوں اور 10 ماؤں نے شرکت کی۔ وفد نے اپنے قیام کے دوران بزرگان سلسلہ سے ملاقات کی۔ اور بہشتی مقبرہ میں دعا کی بعد ازاں بیت مبارک بیت محمود' خلافت لائبریری کا وزٹ کیا مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب شاہد نے بچوں کو بلائنڈ سیکشن کا تعارف کروایا۔ فضل عمر ہسپتال میں میڈیکل وارڈ اور سرجیکل وارڈ کے مریضوں کی عیادت کی اور بیت یادگار کا تعارف کیا۔ دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور دفتر وقف نو کا وزٹ کیا جہاں بچوں کا جائزہ لیا گیا وفد نے صد سالہ جشن تشکر نمائش دیکھی دفتر الفضل کا وزٹ بھی کیا جہاں مکرم عبد السمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل نے وفد سے ملاقات کی اور بچوں کو نصائح کیں کہ بار بار مرکز سلسلہ آیا کریں نیز حضور انور کی اردو کلاس سے استفادہ کیا کریں۔

محترمہ نائب صدر لجنہ نے ماؤں اور بچوں سے ملاقات کی اور قیمتی نصائح سے نوازا۔ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ کے واقفین نو کے ساتھ مل کر ایک اجلاس ہوا جو بہت دلچسپ رہا میزبان بچے مہمان بچوں کے ساتھ بہت محبت اور لطافت سے پیش آئے۔ مکرم جاوید اقبال چیمہ صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان نے بچوں سے ملاقات کی اور نصائح کیں۔ مورخہ 2- جولائی 99ء کو وفد ربوہ کی نیک یادیں لئے واپس روانہ ہوا۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

زیارت ربوہ واقفین نو پنڈ
بیگوال ضلع اسلام آباد

○ مورخہ 16- جولائی بروز جمعۃ المبارک واقفین نو پنڈ بیگوال ضلع اسلام آباد کا ایک وفد مکرم کرامت اللہ صاحب خادم مربی سلسلہ اور مکرم محمد صادق ضیاء صاحب سیکرٹری وقف نو کے ہمراہ ربوہ پہنچا وفد کے قیام و طعام کا انتظام دار الضیافت میں کیا گیا اس وفد میں 16 واقفین نو 23 غیر واقفین بچے اور 13 ماؤں کے علاوہ 11 دیگر احباب نے بھی شرکت کی۔ وفد نے اپنے قیام کے دوران بہشتی مقبرہ میں خلفائے احمدیت اور بزرگان سلسلہ کی قبروں پر دعا کی بعد ازاں بیت مبارک 'بیت اقصیٰ' خلافت لائبریری' دفتر وقف نو' دفاتر صدر انجمن احمدیہ' دفاتر تحریک جدید' دفتر وقف جدید' صد سالہ جشن تشکر نمائش کا وزٹ کیا۔

مورخہ 17- جولاء کو وفد ربوہ کی نیک یادیں لئے واپس روانہ ہوا۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کا بہترین سفیر - ڈاکٹر عبدالسلام

پاکستانی سائنسدان ڈاکٹر غلام مرتضیٰ کے انٹرویو سے اقتباسات

پروفیسر غلام مرتضیٰ پاکستان کے ایک ناموز سائنس دان ہیں۔ وہ ماڈرن پلازمہ فزکس اور کنٹرولڈ تھرمونیوکلیر فیوژن جیسے اہم مضامین کو رائج کرنے کے عمل کے بانیوں میں شمار ہوتے ہیں انہوں نے پی ایچ ڈی کی ڈگری امپیریل کالج لندن سے پاکستان کے واحد نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام کی زیر سرپرستی حاصل کی۔ انہوں نے غیر ممالک میں کئی ریسرچ پوزیشنیں حاصل کیں۔ پروفیسر صاحب کی یونیورسٹی میں تعلیمی اور ریسرچ کی خدمات کا عرصہ 36 سالوں سے بھی زائد پر محیط ہے۔ ان کے 134 ریسرچ پیپرز غیر ملکی اعلیٰ سائنسی جرنلز میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان اہم پیپروں کے موضوعات میں ایلیمنٹری پارٹیکل فزکس' پلازمہ فزکس اور کنٹرولڈ نیوکلیئر فیوژن شامل ہیں۔ ان کے علاوہ ان کی 29 کتابیں ہیں۔ جو 11 قومی اور 18 بین الاقوامی اہم کانفرنسوں کی رپورٹوں پر مشتمل ہیں۔

روزنامہ پاکستان میں پروفیسر غلام مرتضیٰ سے لیا گیا ایک انٹرویو شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے خاص طور پر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبل انعام یافتہ کی زندگی اور سائنس اور پاکستان کے لئے خدمات کا ذکر کیا ہے۔ یہ انٹرویو ڈاکٹر سلام صاحب کے ذکر کی وجہ سے خاصا دلچسپی کا حامل ہے۔ اس میں وہ حصہ جو ڈاکٹر سلام صاحب سے متعلق ہے اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

ڈاکٹر غلام مرتضیٰ صاحب نے بتایا کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں نے امپیریل کالج لندن سے پروفیسر عبدالسلام کی سرپرستی میں تربیت حاصل کی اور پارٹیکل فزکس میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی سند پائی۔ یہ 62ء کے زمانے کی بات ہے ڈاکٹر عثمانی اور ڈاکٹر سلام نے مل کر ایک پروگرام نوجوان سائنس دانوں کا بیرون ملک ٹریننگ کا بنایا تھا۔ آج پاکستان کے بہت سے سینیئر سائنس دان اور انجینئر اسی پروگرام کی پیداوار ہیں۔ اور سلام اور عثمانی کی کوششوں کے مرہون منت ہیں۔ ان کے پارٹیکل فزکس کے مضمون میں پی ایچ ڈی کرنے کی وجہ بیان کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ فزکس اور ریاضی کا پس منظر ہو اور ہر طرف ڈاکٹر سلام کے چرچے ہو رہے ہوں۔ کیونکہ وہ سائنس کی دنیا میں پہلے ہی مشہور و معروف (Celebrity) بن چکے تھے۔ اور حسن اتفاق کہ مجھے ان کو سننے کا موقع مل گیا انہوں نے پنجاب یونیورسٹی کے سینٹ ہال میں ایک ولولہ انگیز لیکچر دیا۔ ڈاکٹر صاحب یقیناً نوجوان نسل کے ہیرو اور آئیڈیل بن چکے تھے۔

منفرد استاد

استاد لیکچرز کے باقاعدہ نوٹس تیار کرتے اور پھر خوبصورت طریقے سے انہیں بلیک بورڈ پر ہو بہو نقل کر دیتے۔ لیکن بحیثیت استاد ڈاکٹر سلام کا ایک اپنا انداز تھا۔ وہ باقی استادوں سے مختلف تھے۔ ان کا انداز اپنا اور منفرد تھا۔ ان کے نزدیک مذکورہ باتیں خاصی اہمیت کی حامل نہ تھیں۔ ان کے رویئے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تکلفات عام انسانوں کے کرنے کے ہیں اور وہ یقیناً ان میں سے نہیں تھے۔ یہ بات نہ تھی کہ ڈاکٹر صاحب یہ کام کر نہیں سکتے تھے۔ ہم نے ان کے کئی سیمینار سنے۔ اور ان کو کئی انٹرنیشنل کانفرنسز میں دیکھا اور سنا۔ جہاں وہ وی۔ آئی۔ پی سپیکر کی حیثیت سے مدعو ہوتے تھے۔ ان کے لیکچرز سننے کے لئے لوگ بے تاب ہوتے تھے۔ ہال کھچا کھچ بھر جاتے۔ سحر انگیز لیکچر باتیں طبیعات کی ہو رہی ہیں اور انداز بیان ادبی ہے۔ زبان پر کیا عبور ہے کہ اہل زبان بھی عش عش کرتے ہیں پھر اس پیکر علمیت وفطانت کو کس طرح سامعین کی داد (Standing Ovation) ملتی ہے کہ جیسے سبھی کے دل کی آواز ہے۔ ڈاکٹر سلام کے پڑھانے کا طریق یہ تھا کہ جب وہ کلاس روم میں داخل ہوتے تو ان کے ہاتھ میں ریسرچ جرنلز (تحقیقی رسائل) کے تین چار شمارے ہوتے جن میں جگہ جگہ پیج انڈیکیٹر (Page Indicator) رکھے ہوئے ہیں۔ اب لیکچر کیا ہیں۔ (Frontiers of Physics) فرنٹیرز آف فزکس کی باتیں ہو رہی ہیں۔ تحقیقی مسائل کا تجزیہ ہو رہا ہے۔ لکھتے لکھتے بلیک بورڈ بھر جاتا ہے۔ خیالات وافکار کے ڈھیر لگ جاتے ہیں۔ بورڈ پر تیروں کے نشان بکھرے ہوئے مختلف اجزاء کو ایک لڑی میں پرو رہے ہیں۔ اکثر طلباء کے لئے زیادہ تر باتیں سر کے اوپر سے گزر جاتی ہیں۔ اس کے باوجود سبھی بے حد متاثر وجدانی کیفیت میں بیٹھے نوٹس لے رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا لیکچر ایک ہیجانی کیفیت (Exciting Experience) ہوتا۔ جو طلباء میں ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کرتا۔ ان کی خواہش ہوتی کہ ان کے طلباء تیز رفتاری سے آگے بڑھیں اور ایسے لگتا ہے جیسے وہ بہت جلدی میں ہیں ان کے پاس وقت بہت کم اور بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کی بارعب شخصیت ان کا دبدبہ۔ اور جلالی مزاج اور اس پر طرہ ان کی آنکھوں کی چمک۔ کس کی مجال کہ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر سکے۔ کسی چیز کا جواب معلوم بھی ہوتا تو کہنے کی جرأت نہ ہوتی۔ شروع شروع میں ہمیں گمان ہوا کہ یہ سب کچھ ہم مشرقی لوگوں کا مسئلہ ہے مگر جلد ہی اس راز کی قلعی کھل گئی۔ ہم نے دیکھا کہ گوروں کا بھی برا حال تھا۔ وہ بھی اس کشتی میں سوار تھے۔ قصبہ جھنگ کی یہ شخصیت مغرب ہو یا مشرق دونوں پر یکساں طور پر حاوی تھی۔

متاثر کن انداز

پروفیسر غلام مرتضیٰ صاحب نے بتایا کہ ڈاکٹر سلام کا یہ خاصہ تھا کہ ان کی بات سمجھ آئے نہ آئے بندہ متاثر ضرور ہوتا۔ وہ ہر وقت ہیجانی کیفیت میں ہوتے جس سے دوسرے بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے۔ جہاں بھی جاتے ہلچل مچا دیتے۔ نت نئے خیالات۔ ایسے لگتا کہ انقلاب آنے والا ہی ہے۔ ڈیپارٹمنٹ کی حالت یہ تھی کہ مسلسل وزٹنگ سائنس دان چلے آ رہے ہیں۔ اکثر سیمینار ہو رہے ہیں کیا یورپ۔ کیا امریکہ۔ دنیا جہان سے ماہر طبیعات ساوتھ کن سنگٹن (South Kensington) کے طواف کو پہنچ رہے ہیں۔ ہر روز ڈاک دنیا کے چاروں کونوں سے آ رہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب بحیثیت استاد سپون فیڈنگ (Spoon Feeding) تو نہیں کرتے تھے مگر وہ آپ کو ایک آئیڈیل ماحول ضرور مہیا کرتے۔ جہاں آپ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر آسمان کی بلندیوں کو چھو سکتے تھے۔

ہمہ جہت شخصیت

ڈاکٹر سلام صاحب کے کیریئر پر روشنی ڈالتے ہوئے پروفیسر غلام مرتضیٰ نے کہا کہ ان کی ہمہ جہت شخصیت اتنی عظیم تھی کہ گورنمنٹ کالج لاہور۔ یا پنجاب یونیورسٹی تو کجا انگلستان کی شہرہ آفاق کیمبرج یونیورسٹی بھی بہت چھوٹی ثابت ہوئی۔ یہاں تک کہ امپیریل کالج لندن جس کو اس بات پر ناز تھا کہ ان کے ہاں نوبل انعام یافتہ ستاروں کا جھرمٹ رہتا ہے وہ بھی ان کے تخیل کی تسکین نہ کر سکا۔ چنانچہ انہوں نے امپیریل کالج کی چار دیواری سے نکل کر دنیا کے سب سے بڑے فورم اقوام متحدہ میں سائنس اور تیسری دنیا کے حق میں آواز بلند کی اور بالآخر اپنی کرشمہ ساز شخصیت اور عالمی شہرت کے بل بوتے پر اٹلی کے شہر ٹریسٹ میں ایک انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس سنٹر یعنی آئی سی ٹی پی

(International Center for Theoratical Phylsics)

کا وجود میں آنا اور پھر کامیابی سے جاری رہنا ایک معجزہ سے کم نہیں۔ مگر اس جھنگ کے عقابی فرزند کی پرواز یہاں بھی ختم نہیں ہوتی۔ اسے اب بھی نت نئے خیالات کی آمد رہتی۔ اور وہ ہمہ وقت اسلامی دنیا اور دوسری ترقی پذیر اقوام کے لئے نئی راہوں کا متلاشی رہا۔ کہیں تھرڈ ورلڈ اکیڈمی آف سائنسز قائم کی تو کہیں سائنس سٹی بنانے کے ارادے کئے فزکس میں "گرینڈ یونی فیکیشن تھیوری" کے ساتھ ساتھ وہ یہ گرینڈ سکیم بھی بناتے رہے کہ دنیا بھر میں آئی۔ سی۔ ٹی۔ پی کی طرح کے بہت سے بین الاقوامی مراکز کا جال بچھا دیا جائے۔ اور اقوام متحدہ کے تحت ایک جامعہ بنا دی جائے تاکہ اقوام عالم اور بالخصوص تیسری دنیا کے ممالک سائنس اور ٹیکنالوجی کی نعمتوں سے مالا مال ہو سکیں۔

وہ آج ہم میں نہیں ہیں۔ مگر ان کی باتیں نہ ختم ہونے والی ہیں۔ اور ان کے حیرت انگیز کارنامے سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہیں۔

ڈاکٹر سلام کی تھیوری

پروفیسر مرتضیٰ صاحب نے ڈاکٹر سلام صاحب کے اس کام پر روشنی ڈالتے ہوئے جس پر انہیں نوبل پرائز ملا کہا کہ ڈاکٹر سلام صاحب فزکس کے میدان میں ہمیشہ پیش پیش رہے اور وقت کی دیوہیکل شخصیات کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے تقریباً تین سو تحقیقی مقالے لکھے اور پارٹیکل فزکس کے کسی ایک شعبہ جات میں ایسے قابل ذکر کارنامے انجام دیئے ہیں جن سے مادے کے بنیادی ذرات اور قدرت کی بنیادی قوتوں کے متعلق انسانی علم میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے۔

ڈاکٹر عبدالسلام کا ایک شہرہ آفاق کام پیریٹی وائلیشن ان ویک انٹرایکشنز

(Parity Violation in Weak Interactions)

سے متعلق تھا۔ اس کام کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ دو امریکی سائنس دانوں کو اس پر نوبل پرائز دیا گیا۔ انصاف کا تقاضا تو یہ تھا کہ ڈاکٹر صاحب اور روسی سائنس دان لینڈاؤ (Landau) کو بھی اس میں شامل کیا جاتا کیونکہ انہوں نے بھی الگ الگ اس پر کام کیا تھا۔

ڈاکٹر صاحب کا سب سے مشہور کام یونیفکیشن آف ویک اینڈ الیکٹرومیگنیٹک فورسز

(Unification of Week and Electromagnetic Forces)

یعنی کمزور اور برقی مقناطیسی قوتوں کی یکجائی تھا۔ جس پر انہیں دو امریکی سائنس دانوں کے ساتھ 1979ء میں نوبل پرائز دیا گیا۔ اس کام میں دو بنیادی کمزور قوتوں اور برقی مقناطیسی قوتوں کو یکجا کیا گیا ہے۔ گویا وہ ایک ہی حقیقت کے دو پہلو ہیں۔

1979ء میں جس دن ڈاکٹر صاحب کے نوبل انعام کا اعلان ہوا میری خوش قسمتی کہ میں ٹریسٹ سنٹر یعنی I.C.T.P. Italy آئی۔ سی۔ ٹی۔ پی۔ اٹلی میں تھا۔ انعام کی خبر پہنچتے ہی پورے ٹریسٹ شہر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ ریڈیو اور ٹی وی پر ڈاکٹر صاحب کی باتیں اور پاکستان کے چرچے ہونے لگے اسی طرح کئی دن اخبارات

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے وطن کی سیر

طارق محمود سدھو صاحب

وادی ہنزہ کے حسین رنگ

وادی ہنزہ پاکستان کے انتہائی شمالی علاقوں کی ایک خوبصورت اور رومانوی وادی ہے۔ یہ ہمالیہ (قراقرم) کے بنجر اور برف پوش پہاڑوں کے درمیان ایک سرسبز علاقہ ہے۔ وادی کے اردگرد انتہائی بلند اور برف سے ڈھکی ہوئی چوٹیاں موجود ہیں۔ جن میں سے بہت سی 20 ہزار فٹ سے بلند ہیں۔ یہاں اس قدر تازہ' فرحت بخش اور لطیف ہوا ہے کہ سانس لیتے ہی انسان اس کے سحر میں آجائے۔ اور چشموں کا پانی ایسا عمدہ کہ پیتے ہی انسان ترو تازہ ہو جائے۔ سردیوں میں یہ وادی برف سے ڈھکی رہتی ہے اور گرمیوں میں راتیں ٹھنڈی اور دن نہایت صاف اور خوشگوار رہتا ہے۔ وادی کا پانی اور پھل خاص اہمیت کے حامل ہیں اور تقریباً ہر نئے سیاح کے لئے یہ پانی ایک نیا اور منفرد تجربہ ثابت ہوتا ہے۔ ٹورسٹ یہ پانی بوتلوں میں بھر لیتے ہیں اور واپسی کے سفر کے دوران بھی اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

وادی ہنزہ میں بیشتر لوگوں کی عمریں سو سال سے زیادہ ہیں مگر دیکھنے میں 70 سال سے زیادہ کے محسوس نہیں ہوتے اور نہایت صحت منداور چاق و چوبند نظر آتے ہیں۔ بعض مصنفین کے مطابق دنیا کے طویل العمر لوگ بھی انہی پہاڑوں کے باسی ہیں۔ شاید اس علاقے کی آب و ہوا' پانی' ترو تازہ پھل اور سبزیاں اور فکر و غم سے دوری ہی ان کی زندگی کے طویل ہونے کا باعث ہے۔ وادی کے اکثر بڑی عمر کے لوگ میدانی علاقوں کے تصور سے بھی ناواقف ہیں۔ اپنی محدود جگہوں اور محدود ضروریات کی بدولت خوش و خرم زندگی گزار رہے ہیں۔

وادی ہنزہ میں بے شمار پانی کے چشمے اور پھلوں سے لدے باغات خاص طور پر سیب' خوبانی' اخروٹ وغیرہ بکثرت پائے جاتے ہیں۔ دوسرے علاقوں کی نسبت یہاں پھل کافی سستا مل جاتا ہے۔ وادی کی ڈھلوانوں پر مختلف کھیتوں میں پھلوں کے باغات اور سبزیاں' پگھلتے ہوئے گلیشیئرز کے پانی کی ندیاں اور ان ندیوں سے نکلتے ہوئے نالے جو ان باغوں اور کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں وادی کے حسن کو دوبالا کر دیتے ہیں۔ یہ صرف کہنے ہی کی بات نہیں بلکہ وادی ہنزہ حقیقت میں ایک جنت نظیر وادی ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک اچھے سے اچھا لکھنے والا بھی شاید ہنزہ کے حسن کو الفاظ میں مکمل طور پر بیان نہ کرسکے۔

محل وقوع

وادی ہنزہ کے جنوب میں گلگت اور شمال میں چین واقع ہے۔ جبکہ مغربی جانب گلگت کی وادیاں اشکومان' دیانتر اور نلتر وغیرہ ہیں۔ مشرق کی سمت میں بہت بڑے بڑے گلیشیئرز کا سلسلہ سینکڑوں میلوں تک پھیلا ہوا ہے۔ گلگت سے ہنزہ جاتے وقت گلگت سے تقریباً 10 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرکے شاہراہ قراقرم پر سفر کا آغاز کرنا پڑتا ہے۔ شاہراہ قراقرم جو پاکستان اور چین کے درمیان ایک زمینی رابطہ ہے اسی وادی سے گزر کر چین میں داخل ہو جاتی ہے۔ یہ شاہراہ ایبٹ آباد سے تھاکوٹ تک تنہا چلتی ہے جبکہ تھاکوٹ سے گلگت تک دریائے سندھ کے ساتھ ساتھ چلتی جاتی ہے اور گلگت کے قریب دریائے سندھ سے جدا ہو کر دریائے ہنزہ کا ساتھ نبھاتی ہوئی وادی ہنزہ تک پہنچتی ہے۔ وادی ہنزہ سے درۂ خنجراب کو عبور کرتی ہوئی چین میں داخل ہو جاتی ہے۔ جبکہ دریائے ہنزہ شاخ در شاخ تقسیم ہو کر انہی پہاڑی سلسلوں میں گم ہو جاتا ہے۔ دریائے ہنزہ درحقیقت انہی پہاڑوں میں مختلف نالوں اور چشموں کے ملنے سے بنتا ہے گلگت کے قریب یہ دریا مغربی جانب سے آنے والے دریائے گلگت سے مل جاتا ہے اور مجموعی طور پر یہ دونوں دریا سکردو کی جانب سے آنے والے دریائے سندھ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ دریاؤں کے سنگم کا یہ نظارہ شاہراہ قراقرام پر کچھ دیر رک کر کیا جاسکتا ہے۔

اہم مقامات

گلگت سے ہنزہ کا فاصلہ 112 کلومیٹر ہے یہاں کاروں' جیپوں' ویگنوں اور بسوں کے ذریعے آسانی سے پہنچا جاسکتا ہے۔ سفر کا ابتدائی حصہ قدرے مایوس کن محسوس ہوتا ہے کیونکہ چاروں طرف بنجر پہاڑ نظر آتے ہیں لیکن اگر پہاڑوں کی بلندی' جسامت اور ان میں رواں دواں شاہراہ قراقرم کو دیکھا جائے تو یہ نظارے بھی کسی تعریف کے محتاج نہیں۔ یہ شاہراہ نومل اور چالٹ کے قصبوں سے گزرتی ہوئی مناپن گاؤں کے قریب دریائے ہنزہ کو عبور کرتی ہوئی وادی ہنزہ کے حسین منظروں میں داخل ہو جاتی ہے۔ وادی کے اہم مقامات سلطان آباد' رحیم آباد' حسن آباد' علی آباد اور کریم آباد ہیں مگر سب سے خوبصورت اور اہم کریم آباد ہے۔ ان مقامات کے علاوہ وادی میں آئے ہوئے ٹورسٹ نگر' گل مت' پسو (Passu) سوست اور خنجراب کی سیر بھی ضرور کرتے ہیں۔

راکاپوشی

اس وادی کی مشہور چوٹی راکاپوشی ہے جو کریم آباد سے بالکل واضح نظر آتی ہے۔ دریائے ہنزہ اور شاہراہ قراقرم کے ایک جانب کریم آباد ہے اور دوسری جانب راکا پوشی ہے۔ اس کی بلندی تقریباً 25550 فٹ ہے جو برف سے مکمل ڈھکی ہوئی ہے۔ وادی کے مختلف مقامات سے یہ چوٹی مختلف منظر پیش کرتی ہے۔ کبھی یہ صاف نظر آرہی ہوتی ہے اور دوسرے ہی لمحے بادلوں سے ڈھک جاتی ہے اور کبھی دور نظر آتی ہے اور کبھی نزدیک۔ ہر ٹورسٹ اس کا نظارہ کئے بغیر اور ان لمحوں کو کیمرے میں سموئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کریم آباد میں صبح کا منظر اور راکاپوشی کا چاند کی چاندنی میں منظر قابل دید ہے۔

علی آباد

وادی ہنزہ میں شاہراہ قراقرم پر ایک مقام علی آباد بھی سیاحت کے نقطہ نظر سے بہت اہم ہے۔ یہ دریا کے کنارے ایک خوبصورت جگہ ہے۔ دریا کے پانی کی آواز ایک عجیب سی موسیقی پیدا کرتی ہے یہ موسیقی اس ماحول کا مستقل حصہ ہے۔ یہاں سے دریا کی دوسری جانب راکاپوشی کا نظارہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ علاقہ کافی آباد اور قابل کاشت ہے رہائش کے لئے ہوٹل بھی موجود ہیں۔

گنیش

علی آباد سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر ایک اور مقام ہے جہاں سے شاہراہ پل کو عبور کرکے دوسری جانب چلی جاتی ہے' یہ مقام گنیش ہے۔ یہ ایک پرانا گاؤں اپنی تہذیب اور روایات کی وجہ سے مشہور ہے۔ یہاں سے ایک سڑک مشرق کی جانب ایک گاؤں نگر کی طرف جاتی ہے۔ یہ گاؤں راکاپوشی کے دامنی علاقوں میں موجود ہے۔ اس گاؤں سے آگے گلیشیئرز کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے ان میں ہاپر (Hoper) اور ہسپر (Hisper) زیادہ مشہور ہیں۔ گنیش اپنی چٹانوں جن میں ہنزہ کی مقدس چٹانیں کہا جاتا ہے کی وجہ سے شہرت رکھتا ہے۔ ان چٹانوں پر مختلف اشکال اور منظر کھودے گئے ہیں جو اس راستے سے گزرنے والوں نے کندہ کئے۔ اور کچھ ایسی ایسی تحریرات لکھی گئی ہیں جو ہمارے علاقوں میں سمجھی نہیں جاسکتیں۔

کریم آباد

وادی کا سب سے اہم' خوبصورت اور سیاحوں کے لئے پرکشش مقام کریم آباد ہے جو وادی کا صدر مقام ہے۔ گنیش سے مغربی جانب ایک چھوٹی اور بل کھاتی ہوئی سڑک چند کلومیٹر دور کریم آباد کی طرف جاتی ہے۔ یہ مقام باقی جگہوں کی نسبت زیادہ بلند اور سرد ہے جیپ' کار اور ویگن کے ذریعے یہاں پہنچا جاسکتا ہے۔ یہاں سستے اور مہنگے دونوں قسم کے ہوٹل مل جاتے ہیں سیر و تفریح اور فوٹوگرافی کے لئے نہایت ہی موزوں جگہ ہے۔ وادی ہنزہ اور خنجراب کی سیاحت کے لئے آئے ہوئے لوگ کریم آباد میں لازمی قیام کرتے ہیں۔

بالتت

کریم آباد سے دو کلومیٹر کے فاصلے پر ہنزہ کا پرانا صدر مقام بالتت (Baltit) ہے یہ ایک چار منزلہ قلعہ ہے۔ یہ یہاں کے پرانے حکمرانوں میر (Mirs) کی رہائش گاہ تھی جو وقت کی دھار کی زد میں آکر ویران ہو گیا۔ اور کریم آباد صدر مقام بن گیا۔ کریم آباد سے اس کا نظارہ بہت دلکش لگتا ہے۔ اس کے ایک جانب ایک بڑا سا گلیشیئر پڑا ہوا ہے اسے الٹر گلیشیئر کے نام سے یاد کرتے ہیں اس کا پانی نالوں میں سے غراتا ہوا دریائے ہنزہ میں جاگرتا ہے۔

کریم آباد کا ایک اور قلعہ آلتت (Altit) ہے جو کریم آباد کے دوسری جانب ہے یہ ایسی چٹانوں پر کھڑا ہے جس کے ساتھ دریائے ہنزہ بہتا نظر آتا ہے۔ یہ اپنے اندر ایک نہایت ہی دلچسپ کہانی نما تاریخ لئے ہوئے ہے۔

خنجراب

وادی ہنزہ سے آگے دیگر مقامات گل مت' پسو اور سوست سے پاکستان کے آخری مقام خنجراب تک پہنچا جاسکتا ہے۔ خنجراب تقریباً 16000 فٹ بلند ایک درہ ہے جو پاکستان اور چین کا بارڈر ہے۔ یہ ایک وسیع اور ویران میدان ہے۔ یہاں برف ایک چادر کی صورت میں بچھی ہوئی ہے۔ یہاں بلندی کے ساتھ ساتھ درجہ حرارت اور ہوائی دباؤ میں کمی سخت ماحول پیدا کرتی ہے۔ یہاں سر درد سانس لینے میں دشواری اور ناک سے خون بہنے کی شکایت ہو سکتی ہے۔ اس لئے ٹورسٹ اور خاص طور پر میدانی علاقے کے ٹورسٹ ماحول کی مطابقت سے انتظامات کرکے پہنچتے ہیں خاص طور پر مفلر اور گرم ٹوپی کی اشد ضرورت پیش آتی ہے اور یہ صورت حال موسم گرما کی ہے جبکہ موسم سرما کی صورت حال کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

گلگت اور ہنزہ کی سب سے زیادہ متاثر کرنے والی بات وہاں کے بچوں کا ٹورسٹ کے ساتھ میل ملاپ ہے۔ بچوں نے ہیلو ہیلو' بائے بائے کے لفظ یاد کئے ہوئے ہیں۔ بچے اپنے ہاتھ ہلا کر یہ لفظ دہراتے ہیں اور ٹورسٹ کے جواب پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ بعض بچے پیسے مانگنے کے لئے روپی پلیز' روپی پلیز' (Rupee Please) کہتے ہیں۔ غالباً اس کی وجہ یہاں غیر ملکی ٹورسٹ کا کثرت سے آنا ہے' پاکستان کی دیگر وادیوں کی نسبت گلگت اور ہنزہ ایسی وادیاں ہیں جو غیر ملکی ٹورسٹ کی توجہ کا زیادہ مرکز ہیں اور بعض اسی علاقے سے ہوتے ہوئے چین چلے جاتے ہیں۔

دستکاری

ہنزہ کی دستکاری بہت مشہور ہے خاص طور پر مختلف رنگوں کی بنی ہوئی ٹوپیاں ہیں جو یہاں کی تقریباً تمام عورتیں چاہے وہ بوڑھی ہوں یا جوان پہنتی ہیں۔ یہ ٹوپیاں گلگت کے بازاروں میں بھی عام ملتی ہیں۔ یہاں کی مقامی زبان بروشسکی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبدالقادر صاحب (میجر ریٹائرڈ) سابق ناظر دیوان حال نمبر 44 ہراخان روڈ سینٹ جان پارک لاہور چھاؤنی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار دسمبر 98ء سے پھر سے عارضہ قلب میں مبتلا ہے مگر فروری 99ء کے شروع میں تکلیف بڑھ گئی اور CMH میں داخل ہونا پڑا۔ انہوں نے چند دن CCU میں رکھا حالت سنبھل گئی تو فارغ ہو کر گھر آ گیا تھا۔ مئی 99ء کے شروع میں پھر طبیعت زیادہ خراب ہوئی تو ہسپتال دوبارہ داخل ہونا پڑا۔ پھر CCU میں رکھا گیا حالت سنبھلنے پر گھر آ گیا۔ زیادہ چلنے پھرنے پر پابندی تھی اس لئے کہیں آجا نہیں سکا۔ گذشتہ تین ماہ الحمد للہ ٹھیک گذرے اب امید ہے کہ چلنے پھرنے پر پابندی بھی نہیں رہے گی احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم سیٹھ منیر احمد صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع کراچی کو 14۔ اگست کو دل کا حملہ ہوا ہے۔ اور آغا خان ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم کلیم احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ وقف نو کی طبیعت حادثے کے بعد خراب چلی آ رہی ہے۔ ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبیداللہ خاں ٹیپو کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ ولد واحد اللہ خان جاوید صاحب آج کل آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں میں مبتلا ہیں۔ انتڑیاں ابھی تک صحیح کام نہیں کر رہی ہیں اور کمزوری بہت ہو چکی ہے غذا کا سلسلہ بالکل بند ہے سوائے ڈرپس کے اور کچھ نہیں جا رہا۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم سعید احمد وفا صاحب بھٹی کارکن دفتر الفضل کے بڑے بھائی مکرم منظور احمد بھٹی صاحب آف دھیر کے کلاں ضلع گجرات مورخہ 99-8-16 کو میجر عزیز بھٹی شہید ہسپتال گجرات میں وفات پا گئے۔ ان کی عمر 62 سال تھی۔ جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 99-8-17 کو مکرم مولانا عطاء الکریم شاہد صاحب مربی سلسلہ نے جنازہ پڑھایا اور قبرستان عام میں قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری محمد صدیق صاحب سابق انچارج خلافت لائبریری نے دعا کروائی۔

مرحوم نے ایک لمبا عرصہ بیماری میں گزارا۔ آپ غریبوں کے ہمدرد تھے ان کی والدہ بقید حیات ہیں جنہوں اپنے چار بیٹوں کی وفات کا صدمہ صبر سے برداشت کیا۔

احباب جماعت سے مرحوم کی بلندی درجات اور ان کی والدہ، پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم میاں صلاح الدین صاحب سابق ڈرائیور دفتر پرائیویٹ سیکرٹری دارالعلوم غربی حلقہ خلیل ربوہ لکھتے ہیں کہ

میرے چچا زاد بھائی میاں پرویز احمد صاحب ابن میاں غلام محمد صاحب مرحوم آف صدر گوگیرہ ضلع اوکاڑہ حال جرمنی ہارٹ اٹیک کے حملہ کی وجہ سے 22 دن بے ہوش رہنے کے بعد مورخہ 7۔ اگست 1999ء کو بعمر 39 سال جرمنی میں وفات پا گئے۔ مرحوم کا جنازہ ان کے بھائی میاں منیر احمد صاحب مورخہ 11۔ اگست کو جرمنی سے ربوہ لے کر آئے۔ اسی روز بعد از عصر بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے دعا کروائی۔ - مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ تین بیٹیاں بعمر بالترتیب ساڑھے چھ سال تین سال اور ڈیڑھ سال یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور بیوی بچوں کی حفاظت فرمائے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان

○ جو طلباء و طالبات انٹرمیڈیٹ کرنے کے بعد حکومتی پیشہ ور ادارہ جات مثلاً میڈیکل کالج یا انجینئرنگ یونیورسٹی میں داخلہ کے خواہاں ہیں ان کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا اور میرٹ بناتے وقت اس کو بھی زیر غور لایا جائے گا۔ اس لئے داخلہ ٹیسٹ کی MCQS پر دیئے گئے سوالات کی اچھی طرح تیاری کریں۔ نیز بروقت اپنا ڈومیسائل بنوالیں کیونکہ داخلہ کے کاغذات جمع کرواتے اس کی کاپی بھی جمع کروانی پڑتی ہے۔ بروقت بنوالیا جائے تو بہتر رہے گا ورنہ بعد میں رش کی وجہ سے مشکل ہوتی ہے۔

(نظارت تعلیم)

تلاش گمشدہ

○ محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ بعمر 70 سال کا ذہنی توازن درست نہیں ہے۔ مورخہ 3۔ اپریل 99ء سے لاپتہ ہیں۔ جس کسی صاحب کو ان کے بارے میں علم ہو۔ مندرجہ ذیل ایڈریس پر اطلاع دیں۔

محمد صدیق مکان نمبر 17/1
محلہ دارالفضل شرقی ربوہ
فون نمبر 211024

بقیہ صفحہ 6

(Brushuki) ہے جبکہ اردو اور انگریزی زبانیں بھی سمجھی جاتی ہیں۔ اس وادی کی سیاحت کے لئے بہترین موسم مئی سے اکتوبر تک ہے جبکہ موسم سرما انتہائی شدید ہوتا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

ثالثی کی پاکستانی پیشکش مسترد

افغانستان میں حکومت کے مخالف شمالی اتحاد نے پاکستان کی طرف سے ثالثی کی پیشکش مسترد کر دی ہے۔ اتحاد کا کہنا ہے کہ ثالث تو غیر جانبدار ہوتا ہے جبکہ پاکستان ہمارے خلاف جنگ کر رہا ہے۔ اگلے ہفتے شمالی اتحاد سے پھر مذاکرات ہوں گے۔ پاکستانی حکام ملا عمر سے بات چیت کے لئے قندھار جا رہے ہیں۔

ترکی میں زلزلہ 7۔ ہزار ہلاک

ترکی کے زلزلے میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ تازہ اندازوں کے مطابق ہلاک ہونے والوں کی تعداد 7۔ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ اب تک 25۔ ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ اتنی بڑی تباہی کے بعد امدادی اقدامات کرنے والے بے بس نظر آ رہے ہیں۔ صنعتی شہر ازمت تباہ ہو گیا ہے۔ امریکہ نے امدادی سرگرمیوں کے لئے چھٹے بحری بیڑے کو چین سے استنبول روانہ کر دیا ہے۔

سربیا میں نئے انتخابات کا اعلان

سربیا کے نسل پرست صدر میلازوچ نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں اور سربیا میں نئے انتخابات کرانے کا اعلان کر دیا ہے۔ یہ غیر متوقع فیصلہ اپوزیشن کے جلسوں اور اجلاسوں کے بعد کیا گیا ہے۔ انتخابات نومبر تک متوقع ہیں۔

امریکہ مداخلت نہ کرے

چین نے امریکہ کو دھمکی دی ہے کہ وہ تائیوان سے تنازعہ میں مداخلت نہ کرے۔ چین کے عسکری ماہرین نے کہا ہے کہ تاریخ گواہ ہے کہ ہماری فوج نے نہ تو کبھی امریکی مداخلت کو برداشت کیا ہے اور نہ آئندہ پسپائی اختیار کرے گی۔ امریکہ دخل اندازی سے باز نہ آیا تو ہماری فوجیں جنگ سے نہیں ڈرتیں۔ چین کی طرف سے حملے کی بڑھتی ہوئی دھمکیوں کے پیش نظر تائیوان کی کابینہ نے میزائل تیار کرنے کی رفتار تیز کرنے کی منظوری دے دی۔

چین ایران معاہدہ طے پا گیا

امریکی اخبار واشنگٹن ٹائمز نے بتایا ہے کہ چین اور ایران کے درمیان آبدوز شکن میزائل کو اپ گریڈ کرنے کا معاہدہ طے پا گیا ہے۔ اس معاہدے کی مالیت 11۔ ملین ڈالر ہے۔

چین میں خودکش بم دھماکہ

چین کے دارالحکومت بیجنگ میں بیوی سے ناراض ایک شخص جسم سے دھماکہ خیز مواد باندھ کر بس میں سوار ہو گیا جہاں دھماکہ ہونے سے 7۔ افراد ہلاک اور 23۔ زخمی ہو گئے۔ مرنے والوں میں وہ شخص، اسکی بیوی اور بچہ بھی شامل ہیں۔

اطالوی نہیں بھارتی سمجھتی ہوں

کانگرس کی صدر اور آنجہانی راجیو گاندھی کی اطالوی نژاد بیوہ سونیا گاندھی نے کہا ہے کہ میں خود کو اطالوی نہیں بلکہ بھارتی سمجھتی ہوں۔ بھارت سے محبت کرتی ہوں۔

فلسطین اسرائیل مذاکرات ناکام

قیدیوں کی رہائی کے معاملے پر اختلافات بڑھ جانے پر فلسطین اسرائیل مذاکرات ناکام ہو گئے۔ اسرائیل نے قیدیوں کی رہائی سے انکار کر دیا جس پر فلسطین کی مذاکراتی ٹیم اٹھ کر آ گئی۔ نئی تاریخ بھی مقرر نہیں کی۔

روس کو اسرائیل کی پیشکش

اسرائیل نے روس کو مسلم علیحدگی پسندوں کے خلاف امداد کی پیشکش کی ہے۔ موساد علیحدگی پسندوں کے خلاف معلومات فراہم کرے گی۔ روسی وزارت خارجہ نے اس خبر پر کسی قسم کا تبصرہ کرنے سے گریز کیا ہے۔ ایک روسی اخبار نے رپورٹ دی ہے کہ اردن اور فلسطین کے انتہا پسند بھی مسلم باغیوں کے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔

کم خرچ بالا نشین ہیرے

امریکہ اور روس کے سائنس دانوں نے ہیرے لیبارٹری میں تیار کرنے کا اعلان کیا ہے۔ فلوریڈا اور روسی سائنس دانوں نے جو ہیرے بنائے ہیں ان میں عام جوہری کوئی فرق نہیں کر سکتا۔

امریکہ صدام کے خلاف سرگرم

امریکہ عراق کے صدر صدام حسین کو جنگی مجرم قرار دلانے کے لئے سرگرم ہو گیا ہے۔ امریکہ اس مقصد کے لئے سلامتی کونسل پر اڈہاک ٹریبونل قائم کرنے کے لئے دباؤ ڈال رہا ہے۔ سلامتی کونسل کے مستقل ارکان میں سے چین اور روس نے امریکی تجویز کی مخالفت کر دی۔ امریکہ نے صدام حسین کے خلاف شواہد اکٹھے کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ اد مقصد کے لئے سربیا کے صدر میلاسوچ کو جنگی مجرم قرار دینے کے فیصلہ کو جواز بنایا جا رہا ہے۔

بقیہ صفحہ 5

ڈاکٹر صاحب اور "سنٹر" کے بارے میں بھرے ہوئے تھے۔ ٹریسٹ (اٹلی) کے شہریوں نے اس طرح خوشی اور مسرت کا اظہار کیا جیسے ڈاکٹر صاحب ان کے اپنے ہیں۔ پاکستانیوں کو بڑی عزت ملی۔ عام شہریوں کی نظر میں پاکستان ایک قابل احترام ملک بن گیا اور ٹریسٹ سنٹر میں پاکستانی سائنس دان مستقبل کے نوبل لارئیٹس سمجھے جانے لگے۔ اور پاکستان کو ڈاکٹر صاحب سے بڑھ کر شائد ہی کوئی سفیر ملے۔

(روزنامہ پاکستان 22 مئی 99ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 20 اگست۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 درجے سنٹی گریڈ
21-اگست- غروب آفتاب- 6-48
22-اگست- طلوع فجر- 4-07
22-اگست- طلوع آفتاب 5-35

ایٹمی حملے کا جواب ایٹم بم

پاکستان نے بھارت کی ایٹمی پالیسی کے جواب میں کہا ہے کہ ہم ایٹمی حملے کا جواب ایٹم بم سے دیں گے۔ بھارتی عزائم خطرناک ہیں۔ جوہری ہتھیاروں میں پہل کرنے کی تجویز دھوکہ ہے۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط بھارت سے پہلے ممکن نہیں۔ ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے حامی ہیں مگر سلامتی پر سودے بازی نہیں کر سکتے۔ بھارت کی پیروی میں ایٹمی صلاحیت میں اضافہ کریں گے۔ پاکستان کے سیکرٹری خارجہ شمشاد احمد نے ایک بریفنگ میں کہا کہ جنوبی ایشیا میں ایٹمی جنگ سے پوری دنیا کا امن خطرے میں پڑ جائے گا۔ فوجی صلاحیت میں عدم توازن کے باعث جارحیت کے جواب میں ایٹمی صلاحیت پر انحصار کرنا پڑے گا۔ عالمی برادری توجہ دے اب بھی موقع ہے کہ دنیا بھارت کو آگے بڑھنے سے روک دے بھارت نے ایٹمی ہتھیار نصب کئے تو پاکستان بھی کرے گا۔

بھارت سے مذاکرات ممکن نہیں

پاکستان نے امریکہ کے صدر کلنٹن کو صاف جواب دے دیا ہے کہ اس وقت بھارت سے مذاکرات ممکن نہیں۔ ہم بھارت سے مذاکرات کی بھیک نہیں مانگ سکتے۔ نیوٹران بم تیار کرنے کی بھارتی صلاحیت اور ایٹمی نظریہ سے واضح ہو گیا ہے کہ بھارت ایٹمی اور روایتی ہتھیاروں کے انبار لگانے میں لگا ہوا ہے۔ امید ہے کہ بھارتی انتخابات کے بعد بننے والی حکومت جوش کی بجائے ہوش سے حکومت کرے گی۔ اب ہم 30۔ ستمبر تک سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کے پابند نہیں رہے۔ صورت حال تبدیل ہو چکی ہے۔

غوث علی شاہ کی مشروط حمایت

متحدہ قومی موومنٹ (ایم کیو ایم) نے غوث علی شاہ کو مشروط حمایت کی یقین دہانی کرائی ہے۔ ایم کیو ایم نے جو شرائط پیش کی ہیں ان میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ حکومت سندھ میں خصوصی عدالتیں ختم کرے زیر سماعت مقدمات کی از سر نو چھان بین کی جائے' نئے مقدمات بھیجنے سے گریز کیا جائے ماورائے عدالت قتل اور گرفتاریاں بند کی جائیں۔ غوث علی شاہ کے بارے میں خیال ہے کہ وہ خیرپور کا ضمنی الیکشن لڑیں گے اور جیت کر حکومت بنانے کی کوشش کریں گے۔

دو قاتلوں کو تختہ دار پر لٹکا دیا گیا

کراچی میں پانچ سال قبل نو سالہ انس فرید کو اغوا برائے تاوان کے لئے اغوا کرنے کے بعد ہلاک کرنے کے الزام میں دو مجرموں کو پھانسی دے دی گئی۔ ان کو خصوصی عدالت نے پھانسی کی سزا سنائی تھی اور ہائی کورٹ' سپریم کورٹ اور صدر نے اپیلیں مسترد کر دی تھی۔

راولپنڈی میں عوامی اتحاد کی نواز ہٹاؤ ریلی

راولپنڈی میں ہزاروں افراد نے عوامی اتحاد کی نواز ہٹاؤ ریلی میں شرکت کی پولیس نے شہر کو جام کر دیا۔ شہر کے تمام داخلی راستوں کی ناکہ بندی کر دی گئی۔ آنے جانے والوں کی چیکنگ کی جاتی رہی۔ لٹھ بردار پولیس کے دستوں نے ریلی کا سارا روٹ گھیرے میں لئے رکھا۔

حکومت کے اڑھائی سال

نواز حکومت کی نصف معیاد' اڑھائی سال' مکمل ہونے پر وزیر اطلاعات مشاہد حسین نے حقائق نامہ جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے۔ اب معیشت کو مضبوط کریں گے۔ ایٹمی قوت بن گئے مگر گھاس کھانے کی نوبت نہیں آئی۔ غریبوں کو پہلی بار قرضے ملے۔ ہاؤسنگ پراجیکٹس عوامی بہبود کے کاموں کی اہم کڑی ہے۔ کارگل کا مسئلہ خوش اسلوبی سے طے ہوا۔ پاکستان بھارت کا ہم پلہ ہو گیا۔

جے یو آئی کے رہنما قتل

صوبہ سرحد کے معروف عالم دین اور جے یو آئی کے سابق صوبائی سیکرٹری جنرل مولانا عبداللہ چترالی کو ان کے بھتیجے سمیت قتل کر دیا گیا۔ ان کا ایک ٹیچر سے اراضی کا تنازعہ تھا۔

جماعت اسلامی کی قیادت میں

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے تجویز پیش کی ہے کہ جماعت اسلامی کی قیادت میں عبوری حکومت بنائی جائے۔ فوج حکمرانوں کا غیر آئینی حکم نہ مانے۔ اب تو پاکستان نے طالبان کو بھی نظر انداز کر دیا ہے۔

کرکٹروں کے خلاف فیصلے کیلئے مہلت

تین نامور پاکستانی کرکٹروں وسیم اکرم' سلیم ملک اور اعجاز احمد کے خلاف فیصلے کے لئے عدالتی کمیشن کو چار ہفتے کی مہلت دے دی گئی ہے۔ عدالتی ٹربیونل سے ورلڈ کپ کے فائنل کی تحقیقات کی ڈیوٹی واپس لے لی گئی ہے۔

مذہبی تنظیم کے جلوس پر فائرنگ

ڈیرہ اسماعیل خان میں مذہبی تنظیم کے ایک جلوس پر فائرنگ سے ایک شہری جاں بحق ہو گیا۔ جبکہ 15 زخمی ہوئے۔ شہر میں توڑ پھوڑ شروع ہو گئی۔ ڈیرہ میں کاروبار زندگی رک گیا۔ دو مذہبی رہنماؤں کے شہر میں داخلہ پر پابندی کے خلاف جلوس نکالا گیا تو مخالف فرقے نے فائرنگ کر دی۔

بے نظیر نے ارادہ ملتوی کر دیا

بے نظیر بھٹو نے وطن فوری واپسی کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے۔ اب وہ ستمبر میں امریکہ جائیں گی۔

بے نظیر آئے گی انقلاب لائے گی

راولپنڈی میں عوامی اتحاد کی نواز ہٹاؤ ریلی میں جو نعرہ سب سے زیادہ لگا وہ تھا بے نظیر آئے گی۔ انقلاب لائے گی۔ ریلی لیاقت باغ سے شروع ہو کر فوارہ چوک پر اختتام پذیر ہوئی۔ مختلف اضلاع سے آنے والے جلوس شریک ہوئے۔

کئی اور محکموں کی بجلی کٹ گئی

واپڈا نے بجلی کے بلوں کے نادہندہ کئی اور سرکاری محکموں کی بجلی کاٹ دی۔ ان میں بورڈ آف ریونیو' پبلک سروس کمیشن' اکسائز' انٹیلی جنس بیورو' اور پولیس لائنز شامل ہیں۔ 5 محکموں نے واجبات کی قسطیں جمع کروا دی ہیں۔

مولاجٹ وزیر خزانہ

آل پاکستان آرگنائزیشن آف سمال ٹریڈرز کے صدر عمر سیلیا نے کہا ہے کہ ملک بھر کے تاجر ٹیکسوں کی بھرمار سے تنگ آ کر تحریک چلائیں گے۔ مولا جٹ وزیر خزانہ اسحاق ڈار کو ہٹایا جائے۔ یہ دنیا کی واحد حکومت ہے جو ہر 4 ماہ بعد منی بجٹ پیش کرتی ہے۔

طیارے کا معاوضہ کیسے طلب کریں

بھارت کی طرف سے پاکستان کا طیارہ گرائے جانے پر بھارت سے معاوضہ طلب کرنے کے بارے میں مختلف امکانات پر بحث کا سلسلہ جاری ہے وزارت خارجہ عالمی عدالت انصاف سے رجوع کرنے کے برعکس بھارت سے براہ راست مطالبہ کرنے کے حق میں ہے۔ دفاعی ماہرین چاہتے ہیں کہ بھارت کے کسی طیارے کو نشانہ بنایا جائے۔ اعلیٰ مقتدر حلقے دونوں ملکوں میں کشیدگی بڑھانا نہیں چاہتے۔

قوم ایک بات چن لے

اے این پی کے رہنما اسفندیار ولی نے کہا ہے کہ قوم نواز شریف اور فیڈریشن میں سے ایک کو چن لے۔ نواز شریف اور فوج میں اختلافات نہیں۔ انہوں نے انکشاف کیا کہ پیپلز پارٹی کے ساتھ ہمارے مذاکرات جاری ہیں۔

فٹبال میں پاکستان کا نمبر

فٹ بال کی عالمی تنظیم نے کھیل کی جو عالمی رینکنگ جاری کی ہے اس میں برازیل اول نمبر پر فرانس دوسرے نمبر پر اور جمہوریہ چیک تیسرے نمبر پر ہے۔ پاکستان کا نمبر 180 واں اور بھارت کا 105 واں ہے۔

زرعی اراضی برائے فروخت
4 یا 8 ایکڑ زرخیز زرعی اراضی احمد نگر کے ساتھ برائے فروخت ہے۔ یہ اراضی پیلووال صدیقہ' نزد جوس فیکٹری سرگودھا فیصل آباد روڈ سے ایک پلاٹ چھوڑ کر واقع ہے۔
برائے رابطہ ضیاء الحق انور
نشان رحمت B-1/2- دارالصدر شمالی ربوہ فون 383

انتقام کے لئے دباؤ

امریکی جریدے ٹائم نے لکھا ہے کہ پاکستان کے طیارے کی تباہی کے بعد اس کا انتقام لئے جانے کا مطالبہ بڑھ رہا ہے۔

اپنی ہومیوپیتھک ضروریات کے لئے ہمیں یاد فرمائیں
ایف بی ڈسٹری بیوٹرز
طارق مارکیٹ ربوہ فون 212352

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد
گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ- فون 213100

بواسیر خونی یا بادی
ہر قسم کی ابتدائی یا پرانی بواسیر کا بے ضرر اور مجرب علاج،

GHP-332/GP	20 ML قطرے	30/-
GHP-332/FL	20 ML قطرے	30/-
GHP-32/A.B.T	20 گرام گولیاں	30/-

مکمل آرام کیلئے مسلسل استعمال ضروری ہے تقریباً دو ماہ کا علاج -/450
فری تشخیص علاج ادویات
ہومیوپیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام،
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ پوسٹ کوڈ 35460 فون 212399
خصوصی رعایت کے ساتھ

خوشخبری
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔
مینیجر مطب حمید
49 ٹیل فیصل آباد روڈ سرگودھا- ☎ 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا